السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(نومولود کے کان میں اذان اور اقامت کہنا چاہیے یا نہیں؟ (عطاء اللہ خان۔ لاہور) (۶ستمبر ۲۰۰۲ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث ضعیف ہے۔

(نومولود کے کان میں اذان اور اقامت : (تعاقب از عبدالجبار۔ شہدادپور

محترمی ومکرمی جناب حافظ عبدالوحید صاحب (مدیر ہفت روزہ ''الاعتصام'')۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الاعتصام'' میں شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب کا فتویٰ شائع ہوا ہے۔ سوال کیا گیا ہے کہ کیا نومولود بچے یا بچی کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہیے یا نہیں؟ تو جناب حافظ صاحب نے فتویٰ دیا ہے'' کہ'' یہ حدیث ضعیف ہے۔"

حضرت نے یہاں تک بات کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب حدیث ہی ضعیف ہے تو پھر نومولود بچے کے کان میں اذان اور اقامت کس کام کی؟ ''الاعتصام'' چونکہ پورے پاکستان میں جگہ جگہ پڑھا جاتا ہے تو اس پر جماعتوں نے سوال کرنا شروع کردیے ہیں۔ حیدرآباد سے حافظ یونس جو حافظ محمد ادریس کے بڑے بھائی ہیں، نے مجھے کہا کہ آپ اس کی تحقیق کرکے ''الاعتصام'' کو ضرور لکھیں۔ شہدادپور سے ڈاکٹر عبدالغفور نے بھی یہی تقاضا کیا، لہٰذا میں اپنے علم کے مطابق یہ تحریر ارسال کررہا ہوں۔ تحقیق کا میدان بہت وسیع ہے۔ نومولود بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنے پر علماء اہل حدیث کا اتفاق ہے کہ یہ عمل صحیح ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ تحریر ''الاعتصام'' میں شائع کریں گے۔ شکریہ (عبدالجبار۔ شہدادپور) (۲۵اکتوبر ۲۰۰۲ء

نومولود بچے یا بچی کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی حدیث وسنت سے ثابت ہے اور عمل صحیح ہے۔ اس عمل کے صحیح ہونے کےلیے چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی حدیث:

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ' سنن ابی داود، بَابٌ فِي الصَّبِيِّ يُولَدُ فَيُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ، رقم: ۵۱۰۵، (سنن الترمذی، بَابُ الأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ، رقم: ۱۵۱۴)'

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے (حضرت) حسین کے کان میں اذان کہی جب فاطمہ الزہراء نے انھیں جنم دیا۔''

اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔ جب کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔ (نیل الاوطار، ص: ۲۲۹) اس حدیث کا راوی عاصم بن عبیداللہ اگرچہ ضعیف ہے لیکن دوسری دوسندوں کی وجہ سے یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔

دوسری حدیث:

مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى وَأَقَامَ فِي الْيُسْرَى لَمْ تَضُرَّهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ' (رواه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، بَابُ مَا يَعْمَلُ بِالْوَلَدِ إِذَا وُلِدَ، رقم: ۶۲۳، وأبو یعلی موصلی نیل الاوطار، ص: ۲۳۰'(

''حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس کوئی بچہ یا بچی پیدا ہو تو وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہتے تو اسے ام الصبیان تکلیف نہیں دے گی۔''

ام الصبیان ''ایک جنی کا نام ہے جو ہر نومولود کو اذیت اور تکلیف دیتی ہے۔ یعنی نومولود بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان یا اقامت کہنے کی وجہ سے بچہ اس جنی کی شرارت سے محفوظ رہے گا۔''

تیسری حدیث:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَوْمَ وُلِدَ، فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى، وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى ۔' (شعب الایمان للبیہقی، حق السادۃ علی الممالیک، رقم: ۸۲۵۵'

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسین کی ولادت کے دن ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔''

(اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے سند کے لحاظ سے حضرت حسین کی روایت سے بہتر قرار دیا ہے اور حدیث ابی رافع کے لیے بہتر شاہد قرار دیا ہے۔ (دیکھیں: سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ، ج: ۱، ص: ۳۳۱

خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں ''مصنف عبدالرزاق'' میں ہے:

(أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ : كَانَ إِذَا وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ أَخَذَهُ كَمَا هُوَ فِي خِرْقَتِهِ، فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى، وَأَقَامَ فِي الْيُسْرَى، وَسَمَّاهُ مَكَانَهُ' (مصنف عبدالرزاق (ج: ۲، ص: ۳۳۶) بَابُ مَوْتِهِ قَبْلَ سَابِعِهِ وَمَتَى يُسَمَّى وَمَا يُصْنَعُ بِهِ رقم: ۷۹۸۵'

''عمر بن عبدالعزیز کے یہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس کو اسی حالت میں لیتے تھے (یعنی وہ کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہوتے) اور اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہتے اور اس وقت اس کا نام بھی رکھتے تھے۔''

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

(رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُؤَذِّنُ فِي الْيُمْنَى وَيُقِيمُ فِي الْيُسْرَى إِذَا وُلِدَ الصَّبِيُّ ۔' (شرح السنۃ (ج: ۱۱، ص: ۲۷۳) بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ، رقم: ۲۸۲۲'

''حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ روایت ہے کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہتے تھے۔''

نومولود بچے یا بچی کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنے والے عمل کو مسنون اور صحیح قرار دینے والے محدثین کرام، علمائے دین اور محققین کرام کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایک کان میں اذان دینے والی حدیث کو ''حسن'' اور ''صحیح'' کہا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس پر عمل ہے۔ (جامع الترمذی، باب العقیقۃ)

۲۔ حضرت مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے اس عمل کو مشروع قرار دیا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی، ج: ۲، ص: ۳۶۳)

۳۔ علامہ محمد عطاء اللہ حنیف نے اس عمل کو مشروع قرار دیا ہے۔ (تنقیح الرواۃ، ج: ۲، ص: ۲۳۰)

۴۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے اس عمل کو مستحب قرار دیا ہے (نیل الاوطار، ج: ۳، ص: ۲۳۰)

۵۔ علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے اس عمل کو صحیح قرار دیا ہے۔ (حوالہ زاد المعاد)

۶۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اس عمل کو صحیح قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ عظیم آبادی)

۷۔ علامہ شیخ الکل سید نذیر حسین نے اس عمل کو صحیح قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ)

۸۔ محترم شیخ شعیب الارنووط اور شیخ عبدالقادر ارنووط نے ''ابو رافع'' والی حدیث کو تقویت دینے کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث کو جو امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''شعب الایمان'' میں درج کی اس کو شاہد کے طور پر پیش کر کے اس عمل کو صحیح قرار دیا ہے۔ (حوالہ زاد المعاد مع تحقیق و تعلیق، ج: ۲، ص: ۳۳۳)

۹۔ حضرت مولانا حمید اللہ میرٹھی نے اس عمل کو مسنون قرار دیا ہے۔ (خطباتِ توحید)

۱۰۔ علامہ شیخ العرب والعجم بدیع الدین شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس عمل کو صحیح قرار دیا ہے۔ (حوالہ خطبات التوحید پر نظر ثانی وافادات)

۱۱۔ فضیلۃ الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ''حدیث ابی رافع'' کو تقویت دینے کے لیے ''حدیث ابن عباس'' جو امام بیہقی رحمہ اللہ کی ''شعب الایمان'' میں ہے، پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حدیث ابی رافع حسن درجہ کی ہے اور یہ عمل بھی صحیح ہے۔ (حوالہ سلسلہ، ص: ۳۳۱، ج: ۱)

۱۲۔ امام النووی رحمہ اللہ نے اس عمل کو مسنون قرار دیا ہے۔ (حوالہ شرح المھذب، ج: ۴، ص: ۴۴۲)

۱۳۔ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''تحفۃ الودود'' میں مستقل باب باندھا ہے کہ:

'اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي اِسْتِحْبَابِ التَّأْذِيْنِ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَالْإِقَامَةِ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرٰى'

''یہ باب ہے نومولود بچے کے دائیں کان میں اذان کہنے اور بائیں کان میں اقامت کہنے کے بارے میں۔''

تین احادیث اور خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عمل اور ان تمام علمائے دین، محدثین و محققین کی آراء اور اس عمل کو صحیح قرار دینے کے بعد میری بھی رائے یہی ہے کہ یہ عمل صحیح ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد:3،کتاب الصوم :صفحہ:437

محدث فتویٰ